الحمد للہ

ہدایت برادران اہلسنت کے لیے یہ نفیس و ضروری فتویٰ واقع بلادوطویٰ جس
میں فقیہ بے مثیل مستندوں سے روشن کیا ہے کہ زمانہ حال کے جسقدر رافضی تبرائی ہیں علی العموم
سب کافر و مرتد ہیں انکے ساتھ کوئی معاملہ مسلمانوں کا سا برتنا حلال نہیں رافضی اپنے
کسی مسلمان مورث کا ترکہ شرعاً پا نہیں سکتا اگرچہ وہ مورث اس رافضی کا باپ یا حقیقی
بھائی ہو رافضی مرد یا عورت کا نکاح کسی مسلمان یا کافر رافضی یا غیر رافضی اصلاً کسی
سے نہیں ہو سکتا محض زنا ہوگا اور اولاد ہرگز صحیح النسب نہ ہوگی۔

ردّ الرفضہ

۱۳۲۰ھ

تصنیف لطیف تر صیف منیف عالم اہلسنت ناظم الملت مفتی شریعت حامی الطریقت بحر العلوم
محی الامت صاحب حجۃ قاہرہ و موید سنت طاہرہ مجدد مأتہ حاضرہ حضرت مولانا
مولوی محمد احمد رضا خاں صاحب حنفی قادری برکاتی قدس سرہ العزیز نور اللہ مرقدہ

باہتمام مولنا مولوی محمد عبد السلام صاحب باندوی صدر انجمن امانت الاسلام
جناب محمد امین حیدر صاحب صدیقی و عادل بھائی جنرل مرچنٹ بیسٹ روڈ
کراچی نے چھپوا کر شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

مسئلہ

از سیتاپور مرسلہ جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب ۔ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۱۹ ہجری

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بی بی سیدہ سنی المذہب نے انتقال کیا ان کے بعض بنی عم رافضی تبرائی ہیں وہ عصبہ بن کر ورثہ سے ترکہ لینا چاہتے ہیں حالانکہ روافض کے یہاں عصوبت اصلاً نہیں اس صورت میں وہ مستحق ارث ہوسکتے ہیں یا نہیں بینوا توجروا۔

الجواب

الحمد للہ الذی ھدانا وکفانا وآوانا من الرفض والخروج وکل بلاء عنانا والصلوۃ والسلام علی سیدنا ومولانا وملجانا وماوانا محمد وآلہ وصحبہ الاولین ایمانا والاعلین احسانا والاکملین ایقانا آمین۔ صورت مستفسرہ میں یہ رافضی ان مرحومہ سیدہ سنیہ کے ترکہ سے کچھ نہیں پاسکتے اگرچہ وہ عصوبت کے منکر نہ بھی ہوتے کہ ان کی محرومی دینی اختلاف کے باعث ہے سراجیہ میں ہے موانع الارث اربعۃ (الی قولہ) واختلاف الدینین۔ تحقیق مقام وتفصیل مرام یہ ہے کہ رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما خواہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے اگرچہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے۔ کتب معتمدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح وفتوٰی کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہے۔ درمختار مطبوعہ مطبع ہاشمی صفحہ ۶۴ میں ہے ان انکر بعض ما علم من الدین ضرورۃ کفر بھا کقولہ ان اللہ تعالیٰ جسم کالاجسام وانکارہ صحبۃ الصدیق۔ اگر ضروریات دین سے کسی چیز کا منکر ہو تو کافر ہے مثلاً یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ اجسام کے مانند جسم ہے

یا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا منکر ہونا۔ طحطاوی حاشیہ در مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۲۴۴ میں ہے وکذا خلافتہ اور ایسی ہی آپ کی خلافت کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔ فتاوٰی خلاصہ قلمی کتاب الصلوۃ فصل ۱۵ اور خزانۃ المفتین قلمی کتاب الصلوۃ فصل فی من یصح الاقتداء بہ ومن لا یصح میں ہے الرافضی ان فضل علیا علی غیرہ فھو مبتدع ولو انکر خلافۃ الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فھو کافر۔ رافضی اگر مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل جانے تو بدعتی گمراہ ہے اور اگر خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر ہو تو کافر ہے۔ فتح القدیر شرح ہدایہ مطبع مصر جلد اول صفحہ ۲۴۸ اور حاشیہ تبیین للعلامۃ احمد الشلبی مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۱۳۵ میں ہے فی الروافض من فضل علیا علی الثلثۃ فمبتدع وان انکر خلافۃ الصدیق او عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فھو کافر۔ رافضیوں میں جو شخص مولا علی کو خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل کہے گمراہ ہے اور اگر صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کا انکار کرے تو کافر ہے۔ وجیز امام کردری مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۳۱۸ میں ہے من انکر خلافۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فھو کافر فی الصحیح ومن انکر خلافۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فھو کافر فی الاصح خلافت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے یہی صحیح تر ہے اور خلافت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی کافر ہے یہی صحیح تر ہے۔ تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۱۳۴ میں ہے قال المرغینانی تجوز الصلوۃ خلف صاحب ھوی وبدعۃ ولا تجوز خلف الرافضی والجھمی والقدری والمشبھۃ ومن یقول بخلق القرآن حاصلہ ان کان ھوی لا یکفر بہ صاحبہ تجوز مع الکراھۃ والا فلا۔ امام مرغینانی نے فرمایا بدمذہب بدعتی کے پیچھے نماز ادا ہوجائے گی اور رافضی وغیرہم کے پیچھے ہوگی ہی نہیں اور اس کا حاصل یہ کہ اگر اس بدمذہبی کے باعث وہ کافر نہ ہو تو نماز اس کے پیچھے کراہت سے ہوجائے گی ورنہ نہیں فتاوٰی عالمگیریہ مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۸۴ میں اس عبارت کے بعد ہے ھکذا فی التبیین

والخلاصة وهو الصحیح هکذا فی البدائع ایضا کذا فی تبیین الحقائق و خلاصہ میں ہے اور
یہی صحیح ہے بدائع میں ہے اسی کی جلد ۳ صفحہ ۲۹۶ اور بزازیہ جلد ۳ صفحہ ۳۱۹ اور اشباہ قلمی
فن ثانی کتاب السیر اور اتحاف الابصار والبصائر مطبع مصر صفحہ ۱۸۰ اور فتاوی انقرویہ مطبع مصر جلد
اول صفحہ ۳۵ اور واقعات المفتین مطبع مصر صفحہ ۵ سب میں فتاوی خلاصہ سے ہے۔ الرافضی ان
کان یسب الشیخین ویلعنهما والعیاذ باللہ تعالی فهو کافر وان کان یفضل علیا کرم اللہ تعالی
وجهه علی ابی بکر رضی اللہ تعالی عنه لا یکون کافرا الا انه مبتدع رافضی تبرائی جو حضرات
شیخین رضی اللہ تعالی عنہما کو معاذ اللہ برا کہے کافر ہے اور اگر مولا علی کرم اللہ تعالی وجہہ کو صدیق
اکبر رضی اللہ تعالی عنہ سے افضل بتائے تو کافر نہ ہوگا مگر گمراہ ہے اسی کے صفحہ مذکورہ اور
برجندی شرح نقایہ مطبوعہ لکھنؤ جلد ۴ صفحہ [illegible] میں فتاوی ظہیریہ سے ہے۔ من انکر امامة ابی بکر
الصدیق رضی اللہ تعالی عنه فهو کافر وعلی قول بعضهم هو مبتدع ولیس بکافر و
الصحیح انه کافر وکذلک من انکر خلافة عمر رضی اللہ تعالی عنه فی اصح الاقوال
امامت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کا منکر کافر ہے اور بعض نے کہا بدمذہب ہے کافر نہیں
اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر ہے اسی طرح خلافت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا منکر بھی صحیح قول
میں کافر ہے وجیز فتاوی بزازیہ سے ہے ویجب اکفارهم باکفار عثمان وعلی وطلحة وزبیر و
عائشة رضی اللہ تعالی عنهم رافضیوں اور ناصبیوں اور خارجیوں کو کافر کہنا واجب ہے اس
سبب سے کہ وہ امیر المؤمنین عثمان و مولی علی و حضرت طلحہ و حضرت زبیر و حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم
کو کافر کہتے ہیں بحر الرائق مطبوعہ مصر جلد ۵ صفحہ ۱۳۱ میں ہے یکفر بانکارہ امامة ابی بکر رضی اللہ
تعالی عنه علی الاصح وبانکارہ خلافة عمر رضی اللہ تعالی عنه علی الاصح اصح یہ ہے کہ
ابوبکر یا عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی امامت و خلافت کا منکر کافر ہے۔ مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر
مطبوعہ قسطنطنیہ جلد اول صفحہ ۱۰۵ میں ہے الرافضی ان فضل علیا فهو مبتدع وان انکر خلافة
الصدیق فهو کافر رافضی اگر حضرت تفضیلیہ ہو تو بدمذہب ہے اور اگر خلافت صدیق کا منکر ہو تو

کافر ہے اسی کے صفحہ ۱۳۲ میں ہے یکفر بانکارہ صحبة ابی بکر رضی اللہ تعالی عنه وبانکارہ
امامته علی الاصح وبانکارہ صحبة عمر رضی اللہ تعالی عنه علی الاصح جو شخص ابی بکر صدیق
رضی اللہ تعالی عنہ کی صحابیت کا منکر ہو کافر ہے۔ یوہیں جو ان کے امام برحق ہونیکا انکار کرے
مذہب اصح میں کافر ہے یوہیں عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی صحابیت کا انکار قول اصح پر کفر
ہے۔ غنیہ شرح منیہ مطبوعہ قسطنطنیہ صفحہ ۵۱۴ میں ہے۔ المراد بالمبتدع من یعتقد شیئا علی خلاف
ما یعتقده اهل السنة والجماعة وانما یجوز الاقتداء به مع الکراهة اذا لم یکن ما
یعتقده یؤدی الی الکفر عند اهل السنة اما لو کان مؤدیا الی الکفر فلا یجوز اصلا کا
الغلاة من الروافض الذین یدعون الالوهیة لعلی رضی اللہ تعالی عنه او ان النبوة
کانت له فغلط جبریل ونحو ذلک مما هو کفر وکذا من یقذف الصدیقة او ینکر
صحبة الصدیق او خلافته او یسب الشیخین۔ بدمذہب سے وہ مراد ہے جو کسی بات میں اہل
سنت وجماعت کے خلاف عقیدہ رکھتا ہو اور اس کی اقتدا کراہت کے ساتھ اس حال میں
جائز ہے جب اسکا عقیدہ اہلسنت کے نزدیک کفر تک نہ پہنچا ہو اگر کفر تک پہنچائے تو اصلا
جائز نہیں جیسے غالی رافضی کہ مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ کو خدا کہتے ہیں یا یہ کہ نبوت ان کے
لئے تھی جبریل نے غلطی کی اور اسی قسم کی اور باتیں کہ کفر ہیں اور یوہیں جو حضرت صدیقہ
رضی اللہ تعالی عنہا کو معاذ اللہ اس تہمت ملعونہ کیطرف نسبت کرے یا صدیق رضی اللہ
تعالی عنہ کی صحابیت یا خلافت کا انکار کرے یا شیخین رضی اللہ تعالی عنہما کو برا کہے کفایہ شرح
ہدایہ مطبع بمبئی جلد اول اور تخلیص الحقائق شرح کنز الدقائق مطبع احمدی صفحہ ۳۲ میں ہے ان
کان هوا ای بکفر اهله کالجهمی والقدری الذی قال بخلق القرآن والرافضی الغالی
الذی ینکر خلافة ابی بکر رضی اللہ تعالی عنه لا تجوز الصلوة خلفه بدمذہب اگر کافر
کردے جیسے جہمی اور قدری کہ قرآن کو مخلوق کہے اور رافضی غالی کہ خلافت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ
کا انکار کرے اسکے پیچھے نماز جائز نہیں شرح کنز للملا مسکین مطبع مصر جلد اول صفحہ [illegible] باس

فتح المعین میں ہے فی الخلاصۃ یجوز الاقتداء باھل الاھواء الا الجھمیۃ والجبریۃ و
القدریۃ والرافضی الغالی ومن یقول بخلق القرآن والمشبھۃ وجملتہ ان کان من اھل
قبلتنا ولم یغل فی ھواہ حتی لم یحکم بکونہ کافرا تجوز الصلوۃ خلفہ وتکرہ والمراد
بالرافضی الغالی الذی ینکر خلافۃ ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ خلاصہ میں ہے بدمذہب کے
پیچھے نماز ہو جاتی ہے مگر جہمیہ جبریہ وقدریہ ورافضی غالی وقائل خلق قرآن ومشبہ اور حاصل یہ کہ
اہل قبلہ سے جو اپنی بدمذہبی میں غالی نہ ہو یہاں تک کہ اسے کافر کہا جائے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہو کر
جائز ہے اور رافضی غالی سے وہ مراد ہے جو صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت کا منکر ہو۔ طحطاوی
علی مراقی الفلاح مطبع مصر صفحہ ۱۹۰ میں ہے ان انکر خلافۃ الصدیق کفر والحق فی الفتح عمر بالصدیق
فی ھذا الحکم والحق بہ البرھان عثمان ایضا ولا تجوز الصلوۃ خلف منکر المسح علی الخفین
او صحبۃ الصدیق ومن یسب الشیخین او یقذف الصدیقۃ ولا خلف من انکر بعض ما علم
من الدین ضرورۃ لکفرہ ولا یلتفت الی تاویلہ واجتہادہ یعنی خلافت صدیق رضی اللہ
تعالی عنہ کا منکر کافر ہے اور فتح القدیر میں فرمایا کہ خلافت فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کا منکر بھی کافر
ہے اور برہان شرح مواہب الرحمن میں فرمایا خلافت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کا منکر بھی کافر ہے
اور نماز اس کے پیچھے جائز نہیں جو مسح موزہ یا صحابیت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا منکر ہو یا شیخین
رضی اللہ تعالی عنہما کو برا کہے یا صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائے اور نہ اس کے پیچھے جو ضروریات
دین سے کسی شے کا منکر ہو کہ وہ کافر ہے اور اس کی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا نہ اس جانب کہ اس
نے رائے کی غلطی سے ایسا کہا۔ نظم الفرائد منظومہ علامہ ابن وہبان مطبوعہ مصر با شرح مجیدیہ ص ۱۰۲
و نحوہ [illegible] من الشرح فصل من کتاب السیر میں ہے۔

ومن لعن الشیخین او سب کافر ٭ ومن قال فی الایدی الجوارح اکفر

وھم بتکفیر لمنکر خلافۃ ال ٭ عتیق وفی الفاروق ذلک اظھر

جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ تعالی عنہما پر تبرا کہے یا برا کہے کافر ہے اور جو کہے ید اللہ سے مراد

اعضا ہے وہ اس سے بڑھ کر کافر ہے اور خلافت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے انکار میں قول صحیح تکفیر
ہے اور یہی دربارہ انکار خلافت فاروق رضی اللہ تعالی عنہ اظہر ہے تیسیر المقاصد شرح وہبانیہ للعلامہ
الشرنبلالی کی کتاب السیر میں ہے الرافضی اذا سب ابابکر وعمر رضی اللہ تعالی عنہما ولعنھما
کافر وان فضل علیھما علیا لا یکفر وھو مبتدع۔ رافضی اگر شیخین رضی اللہ تعالی عنہما کو
برا کہے یا ان پر تبرا کہے کافر ہو جائے اور اگر مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ کو ان سے افضل کہے کافر
نہیں گمراہ بدمذہب ہے اسی میں وہیں ہے من انکر خلافۃ ابی بکر الصدیق فھو کافر فی
الصحیح وکذا منکر خلافۃ ابی حفص عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ فی الاصح
خلافت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا منکر مذہب صحیح پر کافر ہے اور ایسا ہی قول اظہر میں خلافت
فاروق رضی اللہ عنہ کا منکر بھی۔ فتوی علامہ نوح آفندی پھر مجموعہ شیخ الاسلام عبد اللہ آفندی قائم
مقام المفتی من سوال المفتی پھر عقود الدریہ مطبع مصر جلد اول ص ۹۲ و ۹۳ میں ہے الروافض
کفرۃ جمعوا بین اصناف الکفر منھا انھم ینکرون خلافۃ الشیخین ومنھا انھم
یسبون الشیخین سود اللہ وجوھھم فی الدارین فمن اتصف بواحد من ھذہ
الامور فھو کافر انتھی۔ رافضی کافر ہیں طرح طرح کے کفروں کے مجمع ہیں از انجملہ خلافت
شیخین کا انکار کرتے ہیں از انجملہ شیخین کو برا کہتے ہیں اللہ تعالی دونوں جہان میں رافضیوں
کا منہ کالا کرے جو ان میں کسی بات کا متصف ہو کافر ہے۔ انہیں میں ہے سب الشیخین
رضی اللہ تعالی عنہما فانہ کسب النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وقال الصدر
الشھید من سب الشیخین او لعنھما یکفر۔ شیخین رضی اللہ تعالی عنہما کو برا کہنا ایسا
ہے جیسا نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم شان اقدس میں گستاخی کرنا اور امام صدر شہید نے فرمایا
شیخین کو برا کہے یا تبرا کہے کافر ہے عقود الدریہ میں بعد نقل فتوی مذکور ہے وقد اکثر مشائخ
الاسلام من علماء الدولۃ العثمانیۃ لا زالت مؤیدۃ بالنصرۃ العلیۃ فی الافتاء
فی شان الشیعۃ المذکورین وقد اشبع الکلام فی ذلک کثیر منھم والفوا فیہ

الرسائل ممن افتی بنحو ذلک منھم المحقق المفسر ابو مسعود افندی العمادی و
نقل عبارتہ العلامۃ الکواکبی الحلبی فی شرحہ علی المنظومۃ الفقھیۃ المسماۃ
بالفوائد السنیۃ۔ علمائے دولت عثمانیہ کہ ہمیشہ نصرت الٰہی سے مؤید رہے ان سے جو اکابر
شیخ الاسلام ہوئے انہوں نے شیعہ کے باب میں کثرت سے فتوے دئیے بہت نے طویل کلام
لکھے اور اس بارے میں رسالے تصنیف کئے اور انہیں میں سے جنہوں نے روافض کے کفر و
ارتداد کا فتوی دیا محقق مفسر ابو السعود آفندی عمادی (سردار مفتیان دولت علیہ عثمانیہ)
ہیں اور ان کی عبارت علامہ کواکبی حلبی نے اپنے منظومہ فقہیہ مسمی بہ فوائد سنیہ کی شرح میں نقل
کی اشباہ قلمی فن ثانی باب الردۃ اور اتحاف صـ۱۸۵ اور الفروی جلد اول صـ۳۵ اور
واقعات المفتین صـ۱۳ اس سب میں مناقب کردری سے ہے۔ یکفر اذا انکر خلافتھما
او بغضھما لمحبۃ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لھما جو خلافت شیخین کا انکار
کرے یا ان سے بغض رکھے کافر ہے کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں بلکہ
بہت اکابر نے تصریح فرمائی کہ رافضی تبرائی ایسے کافر ہیں جن کی توبہ بھی قبول نہیں تنویر
الابصار متن درمختار مطبع ہاشمی صـ۳۱۹ میں ہے کل مسلم ارتد فتوبتہ مقبولۃ
الا الکافر لسب النبی او الشیخین او احدھما ہر مرتد کی توبہ قبول ہے مگر وہ جو کسی نبی یا
حضرات شیخین یا ان میں ایک کی شان میں گستاخی سے کافر ہوا اشباہ والنظائر قلمی فن
ثانی کتاب السیر و فتاوی خیریہ مطبوعہ مصر جلد اول صـ۹۳، ۹۵ اور اتحافات الابصار والبصائر
مطبوعہ مصر صـ۱۸۴ میں ہے کل کافر تاب فتوبتہ مقبولۃ فی الدنیا والآخرۃ الا جماعۃ
الکافر بسب النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وسائر الانبیاء وبسب الشیخین او
احدھما جو کافر توبہ کرے اس کی توبہ دنیا و آخرت میں قبول ہے مگر کچھ کافر ایسے ہیں
جن کی توبہ مقبول نہیں ایک وہ جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی شان میں
گستاخی کے سبب کافر ہوا اور دوسرا وہ کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما دونوں یا ایک

یا ایک کو برا کہنے کے باعث کافر ہوا اور مختار صـ۳۳ ہے فی البحر عن الجوھرۃ معزیا للشھید من
سب الشیخین او طعن فیھما کفر ولا تقبل توبتہ وبہ اخذ الدبوسی وابو اللیث
وھو المختار للفتوی انتھی وجزم بہ فی الاشباہ واقرہ المصنف یعنی بحر الرائق میں جوہرہ
نیرہ مختصر قدوری امام صدر شہید سے منقول ہے جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ تعالی عنہما کو برا کہے یا
ان پر طعن کرے وہ کافر ہے اسکی توبہ قبول نہیں اور اسی پر امام دبوسی و امام فقیہ ابو اللیث سمرقندی
نے فتوی دیا اور یہی قول فتوی کے لئے مختار ہے اسی پر اشباہ میں جزم کیا اور علامہ شیخ الاسلام
محمد بن عبد اللہ غزی تمرتاشی نے اسے برقرار رکھا اور ظاہر ہے کہ کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا
درمختار صـ۴۹۳ میں ہے موانعہ الرق والقتل واختلاف الملتین اسلاما وکفرا ملتقطا
یعنی میراث کے مانع ہیں غلام ہونا اور مورث کو قتل کرنا اور مورث و وارث میں اسلام و کفر کا اختلاف
تبیین الحقائق جلد ۶ صـ۲۴۰ اور عالمگیری جلد ۶ صـ۴۵۴ میں ہے اختلاف الدین ایضا یمنع
الارث والمراد بہ الاختلاف بین الاسلام والکفر مورث و وارث میں دینی اختلاف بھی مانع
میراث ہے اور اس سے مراد اسلام و کفر کا اختلاف ہے بلکہ رافضی خواہ وہابی خواہ کوئی کلمہ گو
جو بوصف ادعائے اسلام عقیدہ کفر رکھے وہ تو بتصریح ائمہ دین سب کافروں سے بدتر کافر یعنی مرتد
کے حکم میں ہے ہدایہ مطبع مصطفائی جلد اخیر صـ۵۹۳ اور درمختار صـ۱۳۹۸ اور عالمگیری جلد ۲ صـ۲۳۳
میں ہے صاحب الھوی ان کان یکفر فھو بمنزلۃ المرتد بدمذہب اگر عقیدہ کفریہ رکھتا ہو تو مرتد
کی جگہ ہے۔ غرر متن درر مطبع مصر جلد ۲ صـ۲۹۰ میں ہے ذو ھوی ان کفر بہ فکالمرتد بدمذہب اگر
تکفیر کیا جائے تو مثل مرتد کے ہے ملتقی الابحر اور اس کی شرح مجمع الانہر جلد ۲ صـ۲۳۹ میں ہے ان حکم
بکفرہ بما اعتقدہ من الھوی فکالمرتد اگر اسی بدمذہبی کے سبب اس کے کفر کا حکم دیا جائے تو وہ
مرتد کی مثل ہے نیز فتاوی ہندیہ جلد ۲ صـ۲۶۴ اور طریقہ محمدیہ اور اس کی شرح حدیقہ ندیہ مطبع مصر
جلد اول صـ۳۰۵، ۲۰۰ اور برجندی شرح نقایہ جلد ۴ صـ۳ میں ہے یجب اکفار الروافض فی قولھم
برجعۃ الاموات الی الدنیا الی قولہ وھؤلاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم

احکام المرتد کذا فی الظہیریہ یعنی رافضیوں کو ان کے عقائد کفریہ کے باعث کافر کہنا واجب
ہے یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں ان کے احکام بعینہٖ مرتدین کے احکام ہیں ایسا ہی فتاوی
ظہیریہ میں ہے اور مرتد اصلاً لائق وراثت نہیں مسلمان تو مسلمان کسی کافر حتی کہ خود اپنے ہم مذہب
مرتد کافر کا ترکہ بھی اسے نہیں پہونچ سکتا۔ عالمگیری جلد ۲ ص۲۵۵ میں ہے المرتد لا یرث من مسلم ولا
من مرتد مثلہ کذا فی المحیط خزانۃ المفتین میں ہے المرتد لا یرث من احد لا من المسلم
ولا من الذمی ولا من مرتد مثلہ یہ حکم فقہی متعلق تبرائی رافضیوں کا ہے اگرچہ تبرا و انکار
خلافت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سوا ضروریات دین کا انکار نہ کرتے ہوں والاحوط فیہ
قول المتکلمین انھم ضلال من کلاب النار لا کفار وبہ ناخذ اور روافض زمانہ تو ہرگز
صرف تبرائی نہیں علی العموم منکران ضروریات دین اور باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کفار مرتدین ہیں
یہاں تک کہ علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انہیں کافر نہ جانے خود کافر ہے بہت عقاید کفریہ
کے علاوہ دو کفر صریح میں ان کے عالم جاہل مرد عورت چھوٹے بڑے سب بالاتفاق گرفتار ہیں
کفر اول: قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں کوئی کہتا ہے اس میں سے کچھ سورتیں امیر المومنین عثمان
غنی ذوالنورین یا دیگر صحابہ یا اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گھٹا دیں کوئی کہتا ہے کچھ لفظ بدل
دئے کوئی کہتا ہے یہ نقص و تبدیل اگرچہ یقیناً ثابت نہیں محتمل ضرور ہے اور جو شخص قرآن مجید میں زیادت
یا نقص یا تبدیل کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل مانے یا اسے محتمل جانے بالاجماع کافر مرتد ہے کہ صراحۃً قرآن
عظیم کی تکذیب کر رہا ہے اللہ عزوجل سورۂ حجر میں فرماتا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون
بیشک ہم نے اتارا یہ قرآن اور بیشک بالیقین ہم خود اس کے نگہبان ہیں بیضاوی شریف مطبوع لکھنؤ ص۴۲۸
میں ہے لحافظون ای من التحریف والزیادۃ والنقص جلالین شریف میں ہے لحافظون من
التبدیل والتحریف والزیادۃ والنقص یعنی حق تعالیٰ فرماتا ہے ہم خود اس کے نگہبان ہیں اس
سے کہ کوئی اسے بدل دے یا الٹ پلٹ کر دے یا کچھ بڑھا دے یا کچھ گھٹا دے جمل مطبوع مصر جلد ۲
ص۵۴۱ میں ہے بخلاف سائر الکتب المنزلۃ فقد دخل فیھا التحریف والتبدیل بخلاف

القرآن فانہ محفوظ عن ذلک لا یقدر احد من جمیع الخلق الانس والجن ان یزیدوا فیہ او
ینقص منہ حرفاً واحداً او کلمۃ واحدۃ یعنی بخلاف اور کتب آسمانی کے ان میں تحریف و تبدیل نے
دخل پایا اور قرآن اس سے محفوظ ہے تمام مخلوق جن و انس کسی کی مجال نہیں کہ اس میں ایک لفظ یا ایک
حرف بڑھا دیں یا کم کر دیں اللہ تعالیٰ سورۂ حم السجدۃ میں فرماتا ہے وانہ لکتب عزیز لا یاتیہ
الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید بیشک قرآن شریف عزت والی کتاب ہے
باطل کو اس کی طرف اصلاً راہ نہیں نہ سامنے سے نہ پیچھے سے، اتارا ہوا ہے حکمت والے سراہے ہوئے کا
تفسیر معالم التنزیل شریف مطبع بمبئی جلد ۴ ص۴۵ میں ہے قال قتادۃ والسدی الباطل ھو الشیطان لا یستطیع
ان یغیرہ او یزید فیہ او ینقص منہ قال الزجاج معناہ انہ محفوظ من ان ینقص منہ فیاتیہ الباطل
من بین یدیہ او یزاد فیہ فیاتیہ الباطل من خلفہ وعلی ھذا معنی الباطل الزیادۃ والنقصان یعنی
قتادہ و سدی مفسرین نے کہا باطل کہ شیطان ہے کچھ گھٹا بڑھا یا بدل نہیں سکتا زجاج نے کہا باطل کہ زیادت و
نقصان ہیں قرآن ان سے محفوظ ہے کچھ کم ہو جائے تو باطل سامنے سے آئے بڑھ جائے تو پس پشت سے اور یہی ٹھیک
ہے کہ باطل سے محفوظ ہے کشف الاسرار امام اجل شیخ عبدالعزیز بخاری شرح اصول امام ہمام فخر الاسلام
بزدوی مطبع قسطنطنیہ جلد ۳ ص [illegible] میں ہے [illegible] فی حیاۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم [illegible] فلا یجوز قال [illegible] والمحکم [illegible]
[illegible] القرآن کانت آیات فی [illegible]
[illegible] الصحابۃ فلم یبق [illegible] والدلیل علی بطلان ھذا القول قولہ تعالیٰ انا نحن نزلنا
الذکر وانا لہ لحافظون کذا فی اصول الفقہ للشمس الائمۃ [illegible] قرآن عظیم کو کسی چیز کی تلاوت و حکم دونوں کا
منسوخ ہونا زمانۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں جائز تھا بعد وفات اقدس ممکن نہیں بعض وہ لوگ کہ رافضی اور شیعی
تھے [illegible] اور حقیقتاً انہیں اسلام کو تباہ کرنا مقصود ہو وہ کہتے ہیں کہ بعد
وفات [illegible] ممکن ہے وہ کہتے ہیں کہ قرآن میں کچھ آیتیں امامت مولیٰ علی اور فضائل اہلبیت میں تھیں کہ صحابہ
نے چھپا دیں جب زمانہ مٹ گیا باقی نہ رہیں اور اس قول کے بطلان پر دلیل خود قرآن عظیم کا ارشاد ہے

میں حصر ہے یعنی خدا کے برابر دوسرا خدا ہے وہ سب دوسروں سے بڑھ کر خدا ہے نہ یہ کہ دوسرا خدا ہی نہیں جیسے لافتی الا علی لاسیف الا ذوالفقار وغیرہ محاورات عرب سے روشن ہے یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ ایسے مرتدان ایام مدعیان اسلام کے مکروہ اوہام سے نجات و شفا ہو وباللہ التوفیق والحمد للہ رب العٰلمین ۔

بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے

کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔ معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں میں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا محض زنا ہوگا اولاد ولد الزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں رافضی اپنے کسی قریب حتی کہ باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام۔ جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کرکے سچے پکے مسلمان سنی بنیں۔ وباللہ التوفیق واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

کتبہ
عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

محمدی ۔ سنی ۔ حنفی ۔ قادری ۱۳۰۱
عبد المصطفیٰ احمد رضا خان